S_1996_5_388_390

سپریم کورٹ رپوٹس 1996 ایس یو پی پی 5 ایس۔سی۔آر

پی۔ستیہ نارائن اور دیگر

بنام

پی۔ملایا اور دیگران

30اگست1996

مدن موہن پنچھی اور کے۔ٹی۔تھامس، جسٹسز۔

تعزیراتی ضابطہ،1860:

دفعہ 494-ایک وقت میں دو بیویوں-عدالت عظمیٰ کی طرف سے مقرر کردہ جانچوں کی بنیاد پر شادی کی حقیقت کو ثابت نہیں کیا گیا اور مجسٹریٹ کے ذریعہ بری کر دیا گیا-عدالت عالیہ نے شوہر کی جانب سے اعتراف کی بنیاد پر حکم امتناعی پر برہمی کا اظہار کرتے ہوے دوبارہ مقدمے کا حکم دیا-اپیل ہونے پر، اعتراف کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اس نے مناسب ہندو شادی کے تقریبات کو انجام دینے کے بعد دوسری بیوی لے لی تھی-جب شواہد پر تبادلہ خیال کیا گیا تھا اور اسے مسترد کر دیا گیا تھا تو دوبارہ مقدمے کا حکم دینا ایک بے سود مشق تھی لہذا عدالت عالیہ کا حکم مسترد کر دیا گیا-تاہم شوہر کی طرف سے پیش کردہ دیکھ بھال 400 روپے سے بڑھا کر 800 روپے کر دی گئی۔

بھوراؤ شنکر لوکھنڈے اور دیگر بنام ریاست مہاراشٹر اور دیگر (1965) 2 ایس سی آر 837؛ کنول رام اور دیگران بنام ہماچل پردیش انتظامیہ، (1966) 1 ایس سی آر 539 اور پریا بالا گھوش بنام سریش چندر گھوش، (1971) 1 ایس سی سی 864، پر انحصار کیا۔

فوجداری اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1996 کی فوجداری اپیل نمبر 1635۔

سی آر ایل آر۔کیس نمبر 554 آف 1991 میں آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے 11.7.94 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے ڈی۔پرکاش ریڈی اور ڈی۔بھارتی ریڈی۔

گنٹور پربھاکر اور انیل کے آر۔ٹنڈیل۔جواب دہندگان کے لیے

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اجازت دی گئی۔

مدعا علیہ بیوی نے تعزیرات مجموعہ تعزیرات بھارت 494 کے تحت پولیس کے سامنے تحریری شکایت درج کرائی جس کی تحقیقات کے بعد اپیل کنندہ کے ساتھ ساتھ اس کی مبینہ دوسری بیوی، دوسری اپیل کنندہ کے مقدمے کی سماعت کے لیے عدالت میں پیش کیا گیا۔اس کے خلاف الزام عائد کیا گیا۔الزام کے خلاف درخواست داخل کرتے ہوئے،شوہر اپیل کنندہ نے کہا:

"سچ ہے۔میں نے کوئی جرم نہیں کیا ہے۔میں نے شادی دس سال بعد کی ہے جب میری بیوی چھوڑ کر چلی گئی۔"

اس کی درخواست کو اس طرح پڑھنے کی کوشش کی گئی جیسے اس نے دوسری شادی کرنے کا اعتراف کیا ہو۔فاضل ٹرائل مجسٹریٹ نے استغاثہ کے ثبوت ریکارڈ کیے اور اس نتیجے پر پہنچے کہ بھوراؤ شنکر لوکھنڈے اور دیگر میں اس عدالت کی طرف سے مقرر قابل جانچوں کی بنیاد پر شادی کی حقیقت کو ثابت کرنے کے لیے کوئی قانونی ثبوت نہیں ہے۔ریاست مہاراشٹر بنام دوسرا۔ ,(1965) 2 ایس سی آر 837؛ کنول رام اور دیگر۔ہماچل پردیش انتظامیہ، (1966) 1 ایس سی آر 539 اور پریا بالا گھوش بنام سریش چندر گھوش، (1971) 1 ایس سی سی 864۔اس طرح اس نے اپیل کنندہ کو بری کر دیا۔عدالت عالیہ نے بیوی کے مدعا علیہ کی طرف سے ایک نجی نظر ثانی پر بری ہونے کے حکم کو بنیادی طور پر اس بنیاد پر الٹ دیا کہ اس کے خلاف لگائے گئے الزام کے جواب میں پہلے اپیل کنندہ کا اعتراف تھا۔اس لیے عدالت عالیہ نے دوبارہ مقدمے کی سماعت کا حکم دیا۔

ہمارے خیال میں،عدالت عالیہ ٹرائل مجسٹریٹ کے اچھی طرح سے زیر غور حکم کو پیش کرنے میں غلطی کر رہی تھی جس میں مبینہ دوسری شادی کی مناسب تقریبات کو ثابت کرنے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ اس عدالت کی طرف سے مذکورہ بالا مقدمات میں مقرر کردہ جانچ کو پورا کیا جا سکے۔پہلے جس جرم کی درخواست کا حوالہ دیا گیا تھا اس کا بہترین مطلب یہ سمجھا جا سکتا تھا کہ پہلے اپیل کنندہ نے بیوی لی تھی،لیکن اس اعتراف کا لازمی مطلب یہ نہیں تھا کہ اس نے ہندو شادی کی مناسب تقریبات انجام دینے کے بعد اس نے دوسری بیوی لی تھی۔اس طرح کی درخواست،جس پر اسے داخل ہونے کی بھی ضرورت نہیں تھی،اور جسے عدالت نے نظر انداز کیا تھا،استغاثہ کو اپنے کیس کو دوسری صورت میں ثابت کرنے کے لیے بری نہیں کیا،کہ زیر بحث شادی باقاعدہ طریقے سے کی گئی تھی تاکہ سزا کے نتائج کے ساتھ اس سے ملاقات کی جا سکے۔لہذا ہمارا خیال ہے کہ عدالت عالیہ کی طرف سے مجسٹریٹ کو دوبارہ مقدمے کی سماعت کا حکم دینے کے لیے ایک

بے سود مشق کا حکم دیا گیا ہے جب کہ شواہد، جیسا کہ یہ تھا، پر بحث کی گئی تھی اور اسے مسترد کر دیا گیا تھا۔ان وجوہات کی بنا پر، ہم سمجھتے ہیں کہ عدالت عالیہ کے احکامات کو پریشان کرنے کی ضرورت ہوگی، جو ہم اس طرح کرتے ہیں۔

اس کے ساتھ ہی، ہمیں پہلے اپیل کنندہ کے لیے فاضل وکیل کا بیان محفوظ کرنے کی ضرورت ہے کہ مذکورہ اپیل کنندہ اسٹیٹ بورڈ آف ریونیو میں کام کرنے والا چوتھے درجے کا ملازم ہے، جو ہماری تنخواہ کے طور پر تقریبا 1600 روپے فی ماہ وصول کرتا ہے، جس میں سے عدالتی احکامات کے تحت وہ عبوری طور پر مدعا علیہ بیوی اور اس کے بڑے بچے کی دیکھ بھال کے طور پر 400 روپے فی ماہ ادا کرتا ہے۔اب فاضل وکیل کی طرف سے مذکورہ الاؤنس میں اضافہ کرنے کے لیے ایک حقیقی پیشکش کی قابل ہے، اگر مدعا علیہ بیوی پہلے اپیل کنندہ کو دوشادی بیاہ کے طور پر نشان زدہ کرنے کے اپنے دعوے پر قائم نہیں رہتی ہے؛ کیونکہ اگر وہ مجرم قرار دیا جاتا ہے اور قید کیا جاتا ہے، تو وہ مکمل طور پر دیکھ بھال سے محروم ہو جائے گی۔ہم دلیل کی طاقت کو دیکھتے ہیں۔وہ اس ہنس کو مارنے کا متحمل نہیں ہوسکتی جو سنہری انڈہ دیتی ہے۔صورت حال کی سخت حقیقتوں کے لیے ضروری ہے کہ پہلا اپیل کنندہ اپنی ملازمت سے محروم نہ رہے تا کہ وہ خود کو برقرار رکھنے کے علاوہ مدعا علیہ بیوی اور اس کے بچے کو ضروری وسائل فراہم کرتا رہے۔اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے، ہمیں یہ سوچنا چاہیے کہ اپیل کنندہ مدعا علیہ اور اس کے بچے کو 800 روپے فی ماہ کی رقم ادا کرے گا جیسا کہ ان تحفظات پر یکم اکتوبر 1996 سے آپریٹنگ مینٹیننس الاؤنس کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ہم اسی کے مطابق آرڈر دیتے ہیں۔

پچھلی وجوہات کی بناء پر، ہم اس اپیل کی اجازت دیتے ہیں، عدالت عالیہ کے متنازعہ احکامات کو کالعدم قرار دیتے ہیں، جبکہ مدعا علیہ بیوی اور اس کے بچے کو ادا کی جانے والی دیکھ بھال میں اضافہ کرتے ہیں۔ماتحت عدالت عالیان میں زیر التواء دیکھ بھال کی کارروائی کا فیصلہ اب ہمارے پہلے دیے گئے حکم کے مطابق کیا جائے گا۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
I am the author of this document

15.07.24